اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

باونواں اجلاس (دوسری نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **11**/اپریل 2022ء بروز سوموار بمطابق **09** رمضان المبارک 1443 ہجری۔



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | وقفہ سوالات۔ | 05 |
| 3 | رخصت کی درخواستیں۔ | 11 |
| 4 | سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ | 14 |



جلد **52** شمارہ **02**

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب حمداللہ کاکڑ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 /اپریل 2022ء بروز سوموار بمطابق 09 رمضان المبارک 1443 ہجری، بوقت دوپہر 02 بجکر 35 زیر صدارت جناب سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۫ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۲۹﴾

﴿پارہ نمبر ۱۱ سُوۡرَۃُ التوبۃ آیات نمبر ۱۲۸ اور ۱۲۹﴾

**ترجمہ:** آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں سے، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی پر، ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے۔ پھر بھی اگر مُنہ پھیریں تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: point of order جناب اسپیکر، جناب اسپیکر! ایسا تھا کہ 31 مارچ کو میں ہمارے ساتھ ہماری پارٹی کے سینئر ڈپٹی چیئر مین سابق منسٹر عبدالرحیم زیارتوال صاحب، ہماری پارٹی کے صوبائی ڈپٹی سیکرٹری سندھ کے نعمت اللہ کاکڑ صاحب اسلام آباد سے ہم آرہے تھے تو جب ہم نے خیبر پختونخوا cross کیا، وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ اگر یہ بات سن لیں۔اور ہم اپنے province میں داخل ہوگئے ڈسٹرکٹ شیرانی میں تو وہاں پہلی چیک پوسٹ آتی ہے دانا سر چیک پوسٹ ایف سی کی، اُس سے تقریباً دو فرلانگ پہلے ایک نوجوان وہاں کھڑا تھا اُس کی گاڑی خراب تھی ہم اُس کے لیے رکھے اُس کے ساتھ فیملی بھی تھی۔اُنہوں نے رات اس پہاڑ میں گزاری تھی۔اور اُس سے دو فرلانگ کے فاصلے پر ایف سی کی چیک پوسٹ تھی ہم نے جا کر کے رسی وغیرہ ڈھونڈ لی اُس کے موٹر کار کو ہم نے اپنی گاڑی کے سات ٹوچین کر کے روانہ ہوئے۔ جو چیک پوسٹ ہے ایف سی دانا سر کی یہ ایسی چڑھائی پر ہے چونکہ گاڑی ٹوچین آرہی تھی تو ایف سی کا سپاہی آیا میں نے اُس سے کہا کہ میں MPA ہوں یہ گاڑی پیچھے سے ٹوچین ہے اگر ہم رُک جاتے ہیں تو لامحالہ پھر دوبارہ چڑھائی پر وہ نہیں چڑھ سکے گی اس دوران اُنہوں نے میرے ساتھ بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی میں نے تعارف بھی کرایا باقی ایف سی والے بھی آگئے سابق وزیر عبدلرحیم زیارتوال ہمارے پارٹی کے دوسرے ذمہ دار بندئے تھے۔ اُنہوں نے ہم سے بدتمیزی کی۔وہاں پر، پھر ہم نے کہا کہ آپ کے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر اس بندے نے وہاں رات گزاری ہے بچوں کے ساتھ۔، وہ بہت بری حالت میں تھے وہ نوجوان اُس کی بیوی اور اُس کے دو چھوٹے بچے۔آپ لوگوں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آپ لوگ وہاں جا کر کے اُن کو rescue کریں اُن کی گاڑی کو ٹھیک کریں لیکن اُنہوں نے ہمارے ساتھ وہاں بدتمیزی کی۔ پھر ہم جا کر کے کچھ فاصلے پر شیرانی کا پولیس اسٹیشن تھا وہاں SHO وہاں کھڑا تھا مجسٹریٹ نامی۔وہاں اُن کے ساتھ ہم رکھے وہاں سے میں نے direct فون کیا ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم ہاشم غلزئی صاحب کو، DPO کو میں نے trace کرنے کی کوشش کی ، DC کو وہ نہیں ملے۔بہر حال میں نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب کو بروقت اطلاع دی کہ یہ چیک پوسٹ وہاں ابھی تک قائم ہے۔اور میں نے بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی وہ تصاویر بھی بھیجیں کہ کس طرح لوگوں کو روکا جاتا ہے کس طرح لوگوں کو وہاں تنگ کیا جاتا ہے، کس طرح وہاں لوگوں سے پیسے لیے جاتے ہیں۔ جب تمام چیک پوسٹیں ختم ہوگئیں اور دانا سر کی یہ چیک پوسٹ ابھی تک قائم ہے صرف لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے۔ابھی

اس مہینے میں ہم دو دفعہ یہاں سے گئے ہیں دو دفعہ وہاں سے آئے ہیں ان کا اور کچھ کام نہیں ہے صرف لوگوں کو تنگ کرنا ہے۔ اس سے میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے request کرتا ہوں کہ اس حوالے سے آپ اس مسئلے کو آئی جی ایف سی کے ساتھ اُٹھائیں اور اس چیک پوسٹ کو ختم کرائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ زیرے صاحب، کارروائی کی طرف آتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں آ گیا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** **وقفہ سوالات۔**

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 478 دریافت فرمائیں۔

☆ **478 جناب نصر اللہ خان زیرے، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 8 جون 2021

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 3 مارچ 2022 کو موخر شدہ

سال 2020ء تا 2021ء کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں ٹریسر، جونیئر کلرک، پیش امام، ریسرچ اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، لیب اسسٹنٹ، اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی اسامیوں پر تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت، تعلیمی قابلیت اور لوکل/ ڈومیسائل کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 اگست 2021ء۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ میں سال 2020ء تا 2021ء کے دوران ٹریسر، جونیئر کلرک، پیش امام، ریسرچ اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، لیب اسسٹنٹ، اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی خالی اسامیوں پر بھرتی کی تفصیل ذیل ہے۔

**1۔ جونیئر کلرک۔**

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | شاہ رخ خان | حضور بخش | ایف ایس سی | مستونگ |
| 2 | جان شیر خان | محمد حسین | بی اے | زیارت |
| 3 | زین اللہ | خان محمد | ایف اے سی | زیارت |
| 4 | اسفندیار ظفر | ظفر خورشید عالم | بی اے | کوئٹہ |
| 5 | محمد طاہر | امان اللہ | ایف ایس سی | موسیٰ خیل |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 6 | عطاءگل | محمد ابراہیم | بی اے | زیارت |
| 7 | ساجد علی | منظور احمد | ایف ایس سی | مستونگ |
| 8 | عبدالوہاب | محمد رحیم | ایف ایس سی | کوئٹہ |
| 9 | ثناءاللہ | حاجی خان محمد | ایف اے | زیارت |
| 10 | نوید نور | نور احمد | بی ایس سی | مستونگ |

2۔ڈیٹا انٹری آپریٹر۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | ثناءاللہ | باز محمد | ایف اے | زیارت |

3۔ریسرچ اسسٹنٹ۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | عبدالمنان | بہادر خان | بی اے | زیارت |

4۔اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | سیف اللہ | امان اللہ | بی اے/اے ڈی آئی ٹی | کوئٹہ |
| 2 | نصرالدین | حاجی محمد | بی اے | زیارت |

5۔کمیونٹی ڈویلپمنٹ ورکر۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | محمد ایاز | عبدالحق | بی اے | لورالائی |

6۔پیش امام۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | محمد آصف | گل محمد | شہادت العالیہ/بی اے | زیارت |

7۔لیب اسسٹنٹ۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | محمد جمیل | محمد اسماعیل | ایم اے | زیارت |

8۔ٹریسر۔

| نمبر شمار | نام | ولدیت | تعلیمی قابلیت | لوکل/ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|
| 1 | سید منظور احمد | سید موسیٰ کلیم | میٹرک | پشین |
| 2 | حماد اللہ | ہدایت اللہ | میٹرک | کوئٹہ |
| 3 | فرحان | محمد اسلم | میٹرک | جھل مگسی |
| 4 | صالح محمد | فیض محمد | ایف اے | زیارت |
| 5 | عبدالمالک | حاجی فتح محمد | ایف اے | کوئٹہ |
| 6 | عیسی جان | گل جان | میٹرک | زیارت |
| 7 | غلام رسول | غلام سرور | ایف اے | زیارت |
| 8 | محمد انور | حاجی محمد نور | ایف اے | زیارت |
| 9 | ممتاز علی | علی جان | ایف ایس سی | پنجگور |
| 10 | احتشام الحق | محمد جان | ایف اے | پنجگور |
| 11 | روی کمار | چیتن داس | ایف اے | مستونگ |

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب منسٹر صاحب یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں یہ اُسی ڈسٹرکٹ میں ہوئی ہیں یا صرف کوئٹہ میں ہوئی ہیں؟

**جناب عبدالرشید (مشیر وزیراعلیٰ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ):** سر! جواب یہی ہے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے یہ یہاں ہوئی ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** میرا مطلب یہ ہے کہ یہ صرف کوئٹہ ڈسٹرکٹ میں پوسٹیں ہوئی ہیں یا اپنے اپنے ڈسٹرکٹس میں ہوئی ہیں۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ کوئٹہ میں یہ پوسٹیں، یہاں لوگوں کو بھرتی کیا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ کو ڈیپارٹمنٹ نے جواب دے دیا ہے ناں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** نہیں ڈیپارٹمنٹ نے صحیح جواب نہیں دیا ہوا ہے۔ مطلب اس میں ایسا ہے کہ کوئٹہ میں ہوئی ہیں اور باہر کے لوگ ہوئے ہیں میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں۔ میں نے پڑھ لیا میں اس سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہا تھا۔ میں نے دیکھ لیا نہیں اگر آپ اس حوالے سے پوچھ لیں منسٹر صاحب میں آپ سے یہ استدعا کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کر لیں کہ یہ پوسٹیں اِن لوگوں کی بھرتیاں کوئٹہ میں ہوئی ہیں یا اپنے اپنے ڈسٹرکٹس میں ہوئی ہیں بس؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** کھیتران صاحب! آپ کو کس نے اجازت دی ہے بات کرنے کے لیے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زاہد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 533 دریافت فرمائیں۔ وہ چھٹی پر ہیں اُن کا جواب آ گیا ہے table ہو گیا۔

**☆533 میر زاہد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 جولائی 2021</u>

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ <u>3 مارچ 2022 کو موخر شدہ</u>

مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واشک، لسبیلہ، تربت، ہرنائی اور زیارت اضلاع کیلئے کل کسقدر اسامیاں تخلیق کی گی ہیں ان کے نام، گریڈ اور تعداد کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 ستمبر 2021ء۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کیلئے مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں مختلف گریڈ کی اسامیاں محکمہ خزانہ کو بھیجی گئی ہیں جو کہ زیر التوا ہیں اور محکمہ ہذا کو تا حال ان اسامیوں کی منظوری موصول نہیں ہوئی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** محرک نہیں آیا ہے اور جواب ٹیبل ہو گیا ہے لہذا سوال نمبر 533 کو نمٹایا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سید عزیز اللہ آغا آپ اپنا سوال نمبر 593 دریافت فرمائیں۔ Question no 593 dispose off کر دیا جاتا ہے۔

**سیّد عزیز اللہ آغا:** جی میں محترم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔ کہ یہاں جو تفصیل دی گئی ہے وہ تفصیل غالباً میرے علم کے مطابق درست نہیں ہے جو آسامیاں ضلع پشین میں ذکر کی جارہی ہیں اس سے کئی زیادہ اسامیاں میرے حلقے میں یا ضلع میں PHE کے محکمے میں خالی موجود ہیں لیکن اُن پر بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں، اگر منسٹر صاحب برائے کرم وضاحت کریں کہ delaying کیوں ہو رہی ہے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ آغا صاحب۔ جی۔

**جناب عبدالرشید (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ):** سر! ہمارے پاس تفصیل یہی ہے

ڈیپارٹمنٹ کے پاس جتنے ہیں تو وہ ہم نے دے دیے ہیں۔اگر آپ کے پاس ایسی کوئی چیزیں ہیں تو ---مداخلت---نہیں وہ پہلے والے ہیں یہ تو ابھی تک فنانس میں ہے ابھی تک pending میں ہے اُس کا وہ نہیں آیا ابھی تک--

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میر زابد علی ریکی آپ اپنا سوال نمبر 527 دریافت فرمائیں ؟چونکہ وہ چھٹی پر ہیں لہذا سوال نمبر 527 dispose off کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ثناء بلوچ صاحب 649 دریافت فرمائیں ؟وہ بھی نہیں ہیں سوال نمبر 649 کو dispose off کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب مکھی شام لعل آپ اپنا سوال نمبر 772 دریافت فرمائیں ؟ وہ بھی چھٹی پر ہیں تو سوال نمبر 772 بھی dispose off کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب نصر اللہ خان زیرے آپ اپنا سوال نمبر 657 دریافت فرمائیں؟

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** شکریہ جناب اسپیکر! question نمبر 657؟

**محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات):** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جواب تو منفی میں آیا ہے۔آپ محترمہ پڑھ لیں۔میں نے سوال کیا ہے کہ مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں محکمہ ماحولیات کیلئے گریڈ 16 تا 18 کی کل کتنی اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں ان کے نام اور تعداد کی اسامی وار تفصیل دی جائے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات:** یہ question میرے خیال میں بہت پہلے آیا ہے میرے خیال میں اگست 2021ء میں تو اس کا answer ٹیبل ہو چکا ہے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** نہیں ٹیبل نہیں ہوا ہے۔مجھے جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ محکمہ ہے ماحولیات کا اس کا اپنے سیکرٹری صاحب ہونگے وہ ڈی جی صاحب ہوں گے کم ازکم وہ منسٹر صاحب کو پہلے بریف کیا کریں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو بریف کیا کریں کہ اصل میں کیا ہے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات:** نہیں اس میں ہوئی ہیں بریفنگ بھی ہوئی ہے ہماری میٹنگ بھی ہوئی ہے سیکرٹری کے ساتھ۔اس طرح کا جواب مسئلہ نہیں ہے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** یہاں جواب آیا ہوا ہے کہ جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب اس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی نہیں ہوا ہے ابھی تک۔محکمے کی طرف سے

جواب ہے کہ کوئی نہیں ہوا ہے ابھی تک منفی میں ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں تاریخ لکھی ہے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ نفی میں تصور کیا جائے۔ تو کوئی اسامی آپ نے تخلیق نہیں کی ہے۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات:** چلو ٹھیک ہے نہیں، نہیں ابھی process میں ہیں next اگر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ابھی تک کوئی create نہیں ہوئی ہے جواب یہ ہے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب اپنا سوال نمبر۔711 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Question No 711

☆**711 جناب نصراللہ خان زیرے، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اگست 2021</u>

کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ ماحولیات کی جانب سے سال 2018ء تا 2020ء کے دوران کتنی نئی گاڑیوں کی خریداری کی گئی ان کے نام، نمبر، ماڈل اور قیمت خرید کی گاڑی اور سال وار تفصیل دی جائے اور ان میں سے کل کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی نیز مالی سال 22-2021ء کے بجٹ میں نئی گاڑیوں کی خریداری کی مد میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر ماحولیات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 20 اکتوبر 2021ء۔

2018 تا 2020 کے دوران مجاز اتھارٹی کی پیشگی ہدایت کے بعد خریدی گئی گاڑیوں کی تفصیل ذیل ہے:۔

| سیریل نمبر | گاڑی نمبر/قسم | قیمت | دفتر |
|---|---|---|---|
| 1 | ٹیوٹا ریوا ایک/ ماڈل 2020 | 62,79000 | انتظامی محکمہ بطور سفری گاڑی |
| 2 | سوزکی ایک/ ماڈل 2020 | 28,78,000 | ڈائریکٹریٹ محکمہ تحفظ ماحولیات |
| 3 | ٹیوٹا پارس ایک/ ماڈل 2020 | 18,65,000 | ڈائریکٹریٹ محکمہ تحفظ ماحولیات |
| 4 | سوزکی جمنی ایک/ ماڈل 2020 | 38,90,000 | ڈائریکٹریٹ محکمہ تحفظ ماحولیات |

موجودہ مالی سال 22-2021ء کے دوران ماحولیات کے تحفظ بحالی اور بہتری کیلئے محکمہ ماحولیات کی کارکردگی اور اس کے قدر میں اضافہ کے پیش نظر تیرا کالٹس سوزوکی گاڑیوں کی خریداری کیلئے مبلغ 34,900,000 تین کروڑ انچاس لاکھ روپے مختص کیے گئے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** سوال نمبر۔711؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب جناب نصراللہ خان زیرے:** یہ جو گاڑیاں انہوں نے خریدی ہیں Toyota Revo اس کا باقاعدہ tender ہوا ہے اشتہار میں آیا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت بہت زیادہ لگ رہی ہے۔ ابھی اُنہوں نے Toyota Revo ایک 2020 model جو ہے 62,79000 روپے، کیا یہ tender ہوا ہے کسی اخبار میں آیا ہے اس حوالے سے؟

**پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماحولیات:** جی ہاں بالکل یہ ابھی اگر آپ نے وہ کرنا ہے تو fresh question دوبارہ لیکر آئیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں جو fresh question ہوتا ہے۔ محترمہ وہ اس میں آتا نہیں ہے میں ضمنی پوچھ رہا ہوں کہ اس کا اخبار میں اشتہار آیا کس کمپنی سے لیا گیا ہے۔ کیا طریقہ کار اپنایا گیا ہے آپ نے چار گاڑیاں لی ہیں۔ کوئی اس کا بن رہا ہے کوئی 2 کروڑ یا اس سے کم۔ کچھ قیمت بن رہی ہے ان گاڑیوں کی۔ میں یہ پوچھنا چار رہا ہوں کہ اس حوالے سے کس کمپنی سے یہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ اس کا کیا طریقہ کار رہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** زیرے صاحب اس کا جو ہے میڈم کو میرے خیال سے یہ defer کیا جاتا ہے اگلے اجلاس کے لیے۔ جی کھیتران صاحب۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات):** سر! اصل میں میں بی بی کی جگہ جواب دے رہا ہوں کہ یہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ جو بھی کمپنی کی گاڑیاں خریدی جاتی ہیں ٹیوٹا کمپنی ہے سوزوکی ہے اس میں آپ دیکھیں تو یہ direct کمپنی کا اپنا وہ ہے اس میں ٹینڈر کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ private party کو ہم involve ہی نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ اپنا پھر کمیشن ڈالیں گے منافع ڈالیں گے۔ تو کمپنی کا جو booking rate ہوتا ہے وہ کمپنی اپنا آکے آفر دیتی ہے اور اُسی پر خریدے جاتے ہیں۔ الحمد للہ یہ تو 62 لاکھ کی خریدی گئی ہیں آج تو یہ ایک کروڑ کی ہوگئی ہے گاڑی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ کھیتران صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟

**جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی):** سردار یار محمد رند صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر ضیاء اللہ لانگو صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی محمد خان طور اتمانخیل صاحب ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر زابد علی ریکی کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مکھی شام لعل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ زینت شاہوانی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** رخصت کی درخواستیں ختم۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ جی ملک صاحب۔**

**ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! دو دن پہلے یہاں پر ایک قرارداد منظور ہوئی الیکشن لوکل باڈیز کے چھ مہینے کے لیے ملتوی کرنے کی متفقہ قرارداد۔ اُس کو اگر persue کیا جائے۔ چونکہ قرارداد اسمبلی کی طرف سے آئی ہے اور اس پر ایک orderly ہو اس کو implement کیا

جائے۔ دوسری جو اہم بات ہے جناب اسپیکر صاحب! Metropolitan کے 58 وارڈ تھے شروع میں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک صاحب! آپ نے کس قرارداد کی بات کی، ابھی آپ نے کس قرارداد کی بات کی۔

**قائد حزب اختلاف:** بلدیاتی الیکشن کو چھ مہینے کا time دیا جائے۔ تاخیر سے کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وہ یہاں سے بھجوا دیا گیا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** میں یہی عرض کرتا ہوں سی ایم صاحب بھی luckily تشریف فرما ہیں۔ تو یہ implement ہو جائے تاکہ ایک طرف سے date fix ہے الیکشن کمیشن کی طرف سے تیار کی اور دوسری طرف یہ کہ اگر یہ چلتا رہے۔ تو یہ لوگوں میں confusion رہے گی اس کو confusion کو جتنا جلد۔ اور اس سے بڑھ کر جو بڑا مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! وہ یہ کہ Metropolitan کی 58 سیٹیں تھیں۔ بعد میں وہ تین بڑھ کر 61 ہو گئیں۔ اُس کے بعد پھر یہ ہوا کہ جی درخواستیں گئیں لوگوں نے احتجاج کیا آبادی اور اس طرح لوگوں کے حقوق جو ہیں وہ صحیح نہیں مل رہے۔ تو الیکشن کمیشن نے یہ 84 سیٹیں کر دیں Metropolitan کوئٹہ کی۔ اب unfortunately جو شروع میں 58 تھیں وہ بھی ایک sequence سے 58 کی جو delimitation تھی وہ sequence سے تھی 61 کی تھی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک صاحب اُن کا تعلق الیکشن کمیشن سے ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** 84 میں جناب اسپیکر صاحب! مثلاً سریاب کے ایک وارڈ پر کچھ لوگوں کو شیخ ماندہ میں ڈالا گیا، شیخ ماندہ کے کچھ لوگوں کو پشتون باغ میں ڈالا گیا۔ پشتون باغ کے کچھ لوگوں کو کسی اور جگہ۔ تو پھر کل last date ہے ان کے اعتراضات جمع کرانے کی۔ تو میری گزارش ہے کہ ان کو ہاؤس کی طرف سے لکھا جائے کہ جو بھی sequence آتا ہے۔ جس طریقے سے مثلاً ایک طرف سے اگر شروع کیا جائے۔ جہاں وارڈ مکمل ہوتا ہے وہاں بند کر کے دوسرا شروع۔ پسند نہ پسند میں ایک جگہ کے 4 کلومیٹر، 5 کلومیٹر لوگوں کو اٹھا کے کسی دوسری کے حلقہ میں ڈال دینا یہ انتہائی زیادتی ہے۔ تو اس میں میری گزارش ہے کہ اس میں رولنگ ہونی چاہیے کہ ایک طرف سے شروع کیا جائے۔ اور آخر تک اسی طریقے سے چلایا جائے اور لوگوں کو اعتراض نہ جمع کرانے کا موقع دیا جائے۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** جناب اسپیکر صاحب! اس کو update کر دو۔ ملک صاحب کو دو۔ بلدیاتی الیکشن کے حوالے سے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** ملک صاحب تھوڑا سا update کر دوں آپ کو ایسا ہے کہ جناب اسپیکر صاحب! یہ ہماری قرارداد تو آپ کی custody میں تھی وہ بھی چلی گئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس کے ساتھ ساتھ سی ایم صاحب نے مختلف forums پر رابطہ کیا ہوا ہے ہمارا جو بلوچستان سے ممبر ہے۔ شاہ محمد جتوئی صاحب میں نے personally اور سی ایم صاحب نے بھی اُس سے رابطہ کرلیا ہے بہت ساری چیزیں جو اس الیکشن کے درمیان میں آرہی ہیں ایک تو رمضان شریف ہے دوسرا یہ ہے کہ ایک تو budget close ہو رہا ہے دوسرا بجٹ بن رہا ہے تمام آفیسر اس کے ساتھ ساتھ تیسرا گرم علاقوں کے لوگ جو ہیں۔ نہ سرد علاقوں میں نقل مکانی کر جاتے ہیں سب سے بڑا جو یہ سلسلہ ہے کہ کٹائی کا سیزن ہے گندم کی کٹائی کا سیزن ہے۔ تو اس میں جو لوگ اُن کی سال کی وہی سب کچھ ہوتا ہے۔ تو وہ اُس میں مصروف ہوتے ہیں تو اس میں اس الیکشن کا یہ بہت ساری چیزیں مل کے تو ہم نے request کی ہے۔ ہماری گورنمنٹ on board ہے۔ انشاء اللہ، اللہ بہتر کرے گا ہم نے مختلف فورم پر یہ کیا ہے باقی جہاں تک علاقہ بندیوں کی انہوں نے ملک صاحب نے نشاندھی کی ہے۔ تو الیکشن کمیشن آف پاکستان نے پورے بلوچستان میں یہ کی تھی۔ اُس پر اعتراضات ہیں اور پھر ابھی اُس کی ابھی تک شاید notify بھی نہیں کیا ہے تو وہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کا مسئلہ ہے میرے ساتھ related نہیں ہے۔ thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2022ء) کا ایوان میں پیش منظور کیا جانا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وزیر برائے محکمہ تعلیم، بلوچستان یونیورسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء مسودہ قانون نمبر (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ قانون نمبر 2022) ایوان میں پیش کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** چونکہ اس پر ہم سب کے تحفظات ہیں۔ اس بل کو جو بنایا گیا ہے اس میں نہ ٹیچرز کو پوچھا گیا ہے نہ ملازمین کو پوچھا گیا ہے نہ اسٹوڈنٹس کو پوچھا گیا ہے تو میری تجویز یہ ہے کہ پہلے اس کو قائمہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ تاکہ اُس میں سب کی رائے شامل ہو پھر یہ بل ٹیبل ہو جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ایک بار تو پیش کریں پھر اُس کے بعد کر دیں اُس کے بعد۔

**میر نصیب اللہ مری (وزیر برائے محکمہ تعلیم):** میں صوبائی وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بلوچستان یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 02 مصدرہ

2022ء) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء( مسودہ قانون نمبر02 مصدرہ2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم: میں وزیر تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹی کا مسودہ قانون مسودہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر02 مصدرہ2022ء) کوقواعد انضباط کار بلوچستان اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84، 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: صوبائی حکومت کو اختیار رہا ہے اس سے ہم agree ہیں لیکن سو باتیں اس میں غلط ہیں۔اس میں آپ کی اسمبلی کے ممبران کو نکالا گیا ہے syndicate سے ججز کو نکالا گیا ہے باقی جتنے بھی یہاں پروفیسروں کی نمائندگی نہیں ہے اسسٹنٹ پروفیسر کی نہیں ہے طلباء کی نہیں ہے اور یہ ایکٹ نہ بلوچستان یونیورسٹی کا اپنا ایکٹ موجود ہے تربت کا اپنا ایکٹ موجود ہے اس ایکٹ کا پاکستان میں کسی بھی جگہ نافذ عمل نہیں ہے جب بھی نہیں ہے تو آپ کیوں تجربہ کر رہے ہو۔اگر آپ کر رہے ہو تو پھر اسکو سنیں۔ پروفیسر کو سنیں انتظامیہ کو سنیں اپنے employees کو سنیں اپنے مزدوروں کو سنیں۔اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں؟

محترمہ بشریٰ رند: نہیں نہیں زیرے صاحب یہ ضلع میں ہو چکا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس میں کیا ہے یہ کمیٹی کس لیے بنائی گئی ہے۔صدیقی صاحب چیئرمین ہے اس کے حوالے کرو یہ بلائے گا اجلاس ہفتہ دس دن میں ان سب کی باتیں سنیں گے دوبارہ اسی سیشن میں اس کو لاؤں۔

میر اسداللہ بلوچ (وزیر برائے محکمہ زراعت): آپ ہمیں بھی سنیں۔ یہ بڑی جدوجہد کے بعد صوبائی خود مختاری ملی ہے اٹھارہویں ترمیم میں اُس میں پنجاب نے اپنا ہائیر ایجوکیشن کمیشن بنایا سندھ بنایا کے پی کے نے بنایا ہم بلوچستان کے تمام جو اختیارات ہیں بلوچستان کی cabinet کو دینا چاہتے ہیں یہی تقاضہ ہے لوگوں کا یہی تقاضہ ہے اسٹوڈنٹ کا یہی تقاضہ ہے یا باقی پولیٹیکل پارٹیوں کا۔ جہاں تک زیرے صاحب کا پوائنٹ ہے بعد میں اس میں ترمیم ہو سکتی ہے اس ایکٹ میں کہیں یہ نہیں لکھا ہوا کے اُس کے بعد (الف) کے بعد (ب) نہیں لکھا جاتا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں پہلے 6,7 کمیٹی کے لیے مسودہ قانون سپرد کی گئی ہیں ابھی تک کا جواب نہیں آیا اس میں کوئی عرج نہیں ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس کو پاس کیا جائے۔ بعد میں اس کے جو valid points ہیں اُس پر بات کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر برائے محکمہ خوراک):** ساری چیزیں جو ہیں۔ اس صوبے کے پاس آتی ہیں لیکن اُس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کچھ محکمے ایسے ہیں کہ وہ فیڈرل کے پاس رہتے ہیں۔ آپ کے یونیورسٹیز جو ہیں totaly جو ہے HEC support کرتی ہے ہائر ایجوکیشن کمیشن انہوں نے فرمایا کہ صوبائی higher HEC بنائی گئی۔ ہماری صوبائی HEC ابھی تک ہے ہی نہیں جب یہ بنے گی تو پھر اس پر ہم بیٹھ گے ہماری کمیٹی بیٹھے گی اس کو decide کریں گا کس طرح اس سسٹم کو ہم چلائیں گے۔ ابھی اس میں جو ہے ہماری یونیورسٹی جتنے بھی ہمارے لیکچرارز ہمارے پروفیسرز، ہمارے ججز جس طرح نصراللہ صاحب نے کہا کسی کو پوچھا نہیں گیا ہے اوراس پر جو ہے تھوڑے سے تحفظات ہیں۔ یہ تو ضروری نہیں ہے کہ ہم اس کو جلد بازی میں اس کو منظور کرلیں کہ جی یہ صوبائی خودمختیاری ہے۔ صوبائی خودمختاری میں ہمیں اور کیا چیزیں ملی ہیں کس پر عملدرآمد ہوا ہے کتنا اٹھارویں ترمیم پر عمل درآمد ہے ہمارے resources ابھی تک فیڈرل کے پاس ہیں ہمارے ساحل اور وسائل پر ابھی تک قبضہ جو ہے فیڈرل کا ہے کیا اُن کو ابھی تک ہم نے آزاد کیا ہے کیا صرف ہم یونیورسٹی کو آزاد کررہے ہیں اس پر ہماری بھی یہی تجویز ہے کہ اس کو جو ہے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اور کمیٹیز اس پر غور کرکے اوراس کو بعد میں جو ہے ایک جامع صورت میں اس کو پیش کرکے بالکل منظور کیا جائے ہمیں بالکل اعتراض نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**وزیر برائے محکمہ مواصلات وتعمیرات:** قانون کے مطابق ہم کوشش کرتے ہیں اس کو قانون کے مطابق چلائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**میر عبدالقدوس بزنجو (قائدایوان):** اسپیکر صاحب! اپوزیشن لیڈر صاحب کو زیرے صاحب کو زمرک صاحب کو ہم یقین دلاتے ہیں۔ جہاں کمی بیشی ہے amendment کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم اسی طرح کرلیں گے۔ ایک اچھی چیز آرہی ہے۔ میرے خیال میں اس میں ہم اس میں سیاست نہیں کریں۔ اس کو سیاست کی نظر نہیں کریں اوراس کو ہم اچھے طریقے سے کریں اور باقی یہ ہے کہ جہاں جہاں پر آپ کو خدشہ ہے کمی ہے کمی کو دور کرنا اس اس کا کام ہے اور cabinet کا کام وہ کرلیں گے انشاء اللہ اس میں ملک صاحب سے بھی request ہے تمام۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر صاحب! میں قائدایوان صاحب کی قدر کرتا ہوں انہوں نے اچھی بات کہی۔ لیکن اسپیکر صاحب! میں نے جو یہ point اٹھایا وہ اس بنیاد پر نہیں کہ یہ قانون اچھا یا برا۔ میں نے اس

بنیاد پر اٹھایا کہ یہاں کمیٹیاں بنتی ہیں ان کا بھی کوئی تقاضہ ہوتا ہے یا structure بنتا ہے low کو ضامن کرنے کے لیے اس کو wait کرنے کے لیے اس کو discuss کرنے کے لیے۔ کمیٹی اور پھر کمیٹی کے بھی اخراجات ہوتے ہیں اب وہاں سے لاکر ایک ذہن بنا کر خواہ مخواہ ان اس کو پورے سسٹم کو بلڈوز کرنا یہ اس اسمبلی کی بھی توہین ہے۔ اس ہاؤس کی bigneaty کی بھی توہین ہے اور یہ جو کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں یہ کوئی فرق نہیں پڑتا ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ بھجوا دیجئے اور ساتھ میں آپ یہ آرڈر بھی کریں رولنگ بھی دیں کہ within ten days -with eight days واپس اس کو لائیں آجائے گا transparent بھی ہوگا اور اس اسمبلی کا جو طریقہ کار ہے وہ متاثر نہیں ہوگا otherwise مجھے اس پر کوئی اور اعتراض نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ اعتراض کیا ہے یہاں laws کو بلڈوز نہیں کیا جائے۔ یہ میری گزارش ہے صرف بھیجا جائے۔ after week کو دوبارہ بلایا جائے thank you جی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی مٹھا خان صاحب۔

**جناب مٹھا خان کاکڑ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مہربانی اسپیکر صاحب! اسپیکر صاحب آج جو آیا ہوا ہے یہ گورنر کے بارے میں جو۔ یونیورسٹی کے بارے میں۔ یہ صرف میرے سوچ تک یعنی بدنیتی کی بنیاد پر یہ کررہا ہے یہ کہ خیرات گورنر کے ساتھ ہے۔ صرف یہ پٹھان ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے میں تو وہ بات کرتا ہوں وہ حقیقت ہوتا ہے۔ میں آپ وہ بات کروں گا تاکہ آپ کے ذہن بھی مانے گا۔ یہ گورنر کے ساتھ اور کیا ہے بلوچستان میں۔ جب پاکستان بنا ہے گورنر کے ساتھ یہ اختیارات ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے ساتھ الحمد اللہ پورے صوبے کے اختیارات ہیں یہ چھوٹے سے اختیارات وہ بھی اٹھا کر اپنے ساتھ رکھتے ہیں میں نے cabinet میں بھی اس کی مخالفت کی ہے۔ آج بھی میں کر رہا ہوں یہ غلط کام ہے اس کو اسی طرح رہنے دیں جو پہلے حکومت نے کیا ہے اسی طرح رہنا چاہیے اس میں کوئی ہاتھ نہیں لگانا ہے میں تو اس کی مخالفت آج بھی کروں گا میں نے cabinet میں بھی کیا ہوا ہے میں تو نہیں مانوں گا مہربانی۔

**وزیر برائے محکمہ مواصلات وتعمیرات:** جناب اسپیکر! تھوڑی سی گزارش میں کروں گا۔ سی ایم صاحب نے اس کی بالکل وضاحت کردی ہے دیکھیں سب سے بڑا اس وقت مقدس آئین پاکستان ہے 73 میں بنا اور اس حد تک 22-21 ترمیم اس میں ہوچکی ہیں تو یہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت یہ چیزیں صوبے کو مل رہی ہیں اس میں کسی قومیت کی یا کسی کے اختیارات کی بات ہی نہیں ہت ہم سب بھائی ہیں اس صوبے میں رہنے والے۔

**جناب مٹھا خان کاکڑ:** ہم بالکل بھائی نہیں ہیں آپ ادھر کر رہے ہیں ایک چھوٹا سا۔ آپ ہمیں نہیں چھوڑ

رہے ہو۔ یہ ساری بد نیتی ہے میں جانتا ہوں یہ بدنیتی ہے ہم اپنے حق کی بات نہیں کر سکتے ہیں اگر کرتے ہیں تو پھر ہم غدار ہیں ہم اپنے حق کی بات کرتے ہیں اور آپ بلوچی کی بنیاد پر کر رہے ہو۔

**وزیر برائے محکمہ مواصلات وتعمیرات:** میرا ایمان ہے کہ بلوچستان میں رہنے والا ہر شخص جتنا میرا حق ہے اتنا ایک پٹھان کا حق ہے اتنا کھیتران کا حق ہے کسی ہزارے کا حق ہے پنجابی کا حق ہے سرائیکی کا حق ہے۔اس صوبے میں رہنے والے بلوچستانی ہیں ہم نے کبھی بھی یہ چیزیں نہیں سوچھی ہیں۔اٹھارویں ترمیم کے تحت یہ چیزیں صوبوں کے حوالے کی گئی ہیں۔اور جہاں تک سوال ہے قانون سازی کا۔یہ آپ بحیثیت chair آپ بھی ان چیزوں کے پابند ہیں ہم بھی پابند ہیں ایک تحریک پیش ہوئی ہے اس پر رائے شماری ہوگی ووٹنگ کرالیں۔اگر یہ کمیٹی کے اکثریت کہتی ہے کہ کمیٹی کے حوالے ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اکثریت کہتی ہے کہ اس کو exempt کر کے اس کو پاس کیا جائے وہ طریقہ کار موجود ہے ایک ایک چیز موجود ہے۔اس قانون میں۔تو اس میں کسی کے ساتھ نہ ہم کسی کے دل آزاری کر رہے ہیں نہ کسی کے اختیارات کے جی۔اب اگر یہ بات ہے کہ گورنر کی بات کرتے ہیں تو گورنر کوئی آہین میں نہیں لکھا ہوا ہے کہ آپ کا پشتون ہوگا یا آئین میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچ ہوگا۔پھر تو بحیثیت کھیتران کے میرا بھی حق بنتا ہے کہ میری قوم کا گورنر بنے۔بحیثیت ہزارہ ان کا بھی حق بنتا ہے اور بن چکا ہے جنرل موسیٰ یہاں پر گورنر رہا ہے ان کا بھی حق ہے پھر بحیثیت پنجابی جو یہاں رہ رہے ہیں ان کا بھی حق ہے کہ وہ گورنر بنے یا وزیراعلیٰ بنے۔یہ ہم ڈویژن کبھی نہ کرتے ہیں نہ ہمارا ایمان ہے نہ یہ چیزیں کرتے ہیں ایک اچھی چیز ہے آئین پاکستان میں اگر 1973 کے آئین میں 22 ترمیم ہوسکتی ہے ملک سکندر صاحب تو بہت اعلیٰ پایہ کے وکیل ہے تو وہ اگر ان چیزوں کو 23-22 ترمیم ہوسکتی ہے آئین پاکستان۔جو سب چیز اس پر قائم ہے تو کیا ایک یونیورسٹی ایکٹ میں اچھی کوئی ترمیم آتی ہے ہم ان کا ساتھ دینے لگے ہیں لیکن جو مٹھا خان صاحب نے وہ ڈویژن کیا ہے کہ یہ گورنری شاید پٹھانوں کی کوئی میراث ہے نہیں۔یہاں پر بلوچوں کی کوئی وزارت اعلیٰ میراث ہے نہیں۔یہ ایوان ہیں یہ ایوان پٹھان کو بھی منتخب کر سکتا ہے۔پنجابی کو بھی منتخب کر سکتا ہے سرائیکی کو بھی کر سکتا ہے سندھی کو بھی کر سکتا ہے ہزارے کو بھی کر سکتا ہے ہم ان چیزوں میں نہیں پڑتے ہیں ہمیں بلوچستانی۔پہلے نمبر پر بلوچستانی پھر پاکستانی بن کر رہنا ہے۔تو آپ مہربانی کریں تحریک پیش ہوچکی ہے اس پر آپ رائے شماری کروالیں جو سلسلہ بنتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ کھیتران صاحب آپ کا point آگیا ہے صدیقی صاحب مختصراً بات کریں۔

**جناب عبدالواحد صدیقی:** جناب اسپیکر صاحب! میں کم از کم اپنے معزز دوست اسد اللہ بلوچ صاحب کی

ایک بات کہنا چاہوں گا ناں اس سے پہلے میرا خیال میں ہمارے قائمہ کمیٹی میں آئی ہیں نہ آج تک کوئی کیس قائمہ کمیٹی کوئی pending پڑا ہے۔قائمہ کمیٹی جو بنی ہیں وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتا بھی ہیں اور کام کرنے کے لیے تیار بھی ہیں اس کی مخالفت نہیں کرتے ہیں ظاہر ہے کہ بہتری کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بیشک ہر وقت ہر کسی کام میں بہتری کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پورے ہاؤس کو bypass کر کے ایک لانا اور اس کو پاس کرنا یہ صحیح نہیں ہے۔کم از کم اس سے متعلق جو افراد ہیں خواہ وہ پروفیسرز ہو خواہ وہ ایمپلائز ہوں خواہ اسٹوڈنٹ ہو خواہ آپ کے یہ جو ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں پہلے اس آپ کے سنڈیکیٹ کمیٹی میں elected member ہوا کرتا تھا لیکن ان لوگوں نے اسطرح کیا کہ ایکٹ جو بن کر آئی ہے پہلے elected لوگ اس کو چلا رہے ہیں۔اب selected رکھ دیئے تو برائے مہربانی اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر کمیٹی کے پاس یہ کیس چلی جائے۔اور وہ ایک ہفتہ دس دن میں اس کے رپورٹ بنا کر آپ کو واپس ٹیبل کر دیں تو کیا بات ہوگی۔ تو میری گزارش ہے کہ اس کو۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** اسپیکر صاحب تحریک پیش ہوئی ہے آپ مہربانی کریں اس پر ووٹنگ کرادیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سی ایم صاحب میرے خیال سے اس پر مختصر۔۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی وزیر برائے محکمہ خوراک:** جناب اسپیکر صاحب میں یہ نہیں کہتا ہوں یہاں پر ہماری جمہوری اسمبلی ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ پٹھان ہے یہ بلوچ ہے یا یہ ہزارہ ہے بالکل یہ بات صحیح ہے لیکن ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ایک ہماری روایتی صوبہ ہے ہمیں یہاں سب کو اعتماد میں لیا چاہیے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ اکثریت میں ہو اور اکثریت میں بل پاس ہو جائے تو بس صحیح ہے یہ بالکل اس پر ہمیں یقین ہیں یہ آئینی طریقہ ہے جمہوری طریقہ ہے۔لیکن اگر یہاں پر کوئی 10-8 ممبروں کا یا 15 ممبروں کا اعتراضات ہے تو اس کو سن لیا جائے اس کو دور کیا جائے جمہوری طریقے سے آئینی طریقے سے۔ہمارے قبائلی طریقے سے۔تو ہم اس کی حمایت کریں گے اگر اس طرح ووٹنگ کے ذریعے کرنا ہے وہ تو۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** آپ مہربانی کریں اس پر ووٹنگ کر دیں دیکھتے ہیں پھر اس پر وہ بعد میں وزیراعلیٰ بنے گا تو اس وقت پھر اس کا حق بنتا ہے وہ کینسل کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ دونوں بیٹھیں قائد ایوان صاحب کھڑے ہیں۔

**قائد ایوان:** میری تمام دوستوں سے request ہے اپوزیشن لیڈر صاحب سے بھی کہ ایک دفعہ متفقہ طور پر منظور کر لیں۔بعد میں جائے میں نے کہیں پر آپ کو روکا نہیں ہے میرے خیال میں ایک اچھی روایت کا اظہار

کریں اور یہ کچا بل ہے اس کو پاس کریں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر! اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے قانونی نکات ہے یہاں گیلری میں اکیڈمک اسٹاف ایسوسی ایشن کے پروفیسر صاحبان ایمپلائز کے آفیسرز صاحبان یہاں تشریف فرما ہیں آپ سے بھی ملے سب سے بھی ملے اس میں سب لوگ موجود ہیں بلا اس کے سب لوگ ہیں ان سب کا اس پر اعتراض ہے کہ ہمارے تمام اختیارات پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، آفیسر ایسوسی ایشن، اسٹوڈنٹ کا یہاں سے مکمل طور پر خاتمہ کیا گیا ہے اگر ایک بات اس میں صحیح ہے جس طرح اسد بلوچ صاحب نے کہا اس سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جسطرح آپ نے فرمایا اس میں سو باتیں غلط ہیں ہم ثابت کر کے دکھائیں گے آپ اسٹیڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں اس پر کوئی قباحت نہیں ہیں ہفتے دس دن کا آپ ٹائم دیدیں۔ آپ رولنگ دیدیں چیئرمین صاحب بیٹھے ہیں چیئرمین صاحب بیٹھے ہیں آپ رولنگ دیدیں اس میں پروفیسر صاحبان کو آفیسر صاحبان کو باقی جو stakeholder ہیں ان کو بلائیں گے ان کو سنیں گے دس دن کے اندر دوبارہ یہ اسمبلی میں آجائے گا بہتر طور پر آجائے گا صحیح آجائے گا وزیراعلیٰ صاحب اس میں کوئی وہ نہیں ہے کہ دس دن یہ لیٹ وہ جائے کوئی آسمان نہیں گرے گا دس دن اس کا رپورٹ آپ منگوالیں رولنگ دیدیں۔ اس میں کیا قباحت ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ زیرے صاحب جی شاہوانی صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں بدقسمتی تو اس صوبے کی ہے کہ جب بھی کوئی اس قسم کا ایکٹ آتا ہے۔ وہ عین موقع پر آتا ہے اور اس سے پہلے بھی یہ ایکٹ ایک دو دفعہ پہلے آیا لوگوں نے اس کو بڑا۔ اس میں کمی پیشی اپنی جگہ پر لیکن اٹھارویں ترمیم کے بعد ایک بہت بڑی achievement ہے کہ باقی صوبوں نے اس کو avail کیا ہے ان کو یہ اختیارات ملے ہیں۔ اگر آج بڑی دیر کے بعد لیکن اگر آج اس صوبے کو یہ اختیارات مل رہے ہیں یہ ایکٹ میں تبدیلی ہو رہی ہے باقی رہا وہ جن نکات کا دوستوں نے کہا پہلے اسکے سنڈیکٹ میں ایم پی ایز کی نمائندگی تھی وہ ہونی چاہیے اس میں جناب۔ قائد ایوان نے اس کی ذمہ داری لے لی اور اس نے اس فلور پر کہا کہ اگر اسٹوڈنٹس کی اکیڈمک اسٹاف کی ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں ان کی نمائندگی ہونی چاہیے اور اس فلور پر انہوں نے اس کی یقین دہانی کرائی ہے آج ہم اس کو پاس کرتے ہیں وہ کمی جو اس فلور پر قائد ایوان نے یقین دہانی کرائی ہیں بعد میں اس کو شامل کیا جائے اس کو شامل کر کے۔ جناب اسپیکر صاحب ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہے ہم بھی ان نکات کی حمایت کرتے ہیں جو زیرے صاحب نے کیا ہے جو ہمارے اپوزیشن لیڈر نے کیا ہے جو ہمارے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین۔ ہم بھی

کہتے ہیں کہ وہ نکات بعد میں اس کے اندر شامل کیا جائے جناب اسپیکر صاحب۔

**وزیر برائے محکمہ خوراک:** اس کے بعد اس کو شامل کر کے لائیں ابھی کیا جلدی ہے کہ دس دن میں پندرہ دن میں آپ ان کو کر رہے ہیں۔

**وزیر برائے محکمہ زراعت:** میں نے اس سے میٹنگ کی ہے ان کے جو جائز جتنے بھی rights ہیں وہ ہم اس میں ڈال دیں گے۔لیکن اصولی طور پر اس کو پاس کیا جائے۔اس کے بعد اس میں ترمیم بھی ہوسکتی ہے۔کہیں ایسی کوئی ماحول نہیں ہے کہ اس میں ترمیم نہیں ہوسکتی۔اور یہاں جو چیف منسٹر نے commitment کیا۔اس کی commitment میں کم از کم آپ آجائیں وہ کہہ رہا ہے کہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اسد بلوچ صاحب اگر کمیٹی میں میرے خیال سے آپ ممبر ہیں۔

**وزیر محکمہ برائے زراعت:** نہیں میں ممبر وہاں ہوں نہیں

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں ویسے MPAs ہیں سارے کمیٹی میں۔

**وزیر محکمہ برائے زراعت:** دیکھیں ایک بنیادی چیز ہے آپ ایک فاؤنڈیشن رکھ رہے ہیں۔آپ ایک بنیاد رکھ رہے ہیں۔اس صوبے کی بنیاد fundamental rights بھی ہیں۔آپ اس کو نظر انداز نہ کریں۔ان کی اپنی اصولی بات ہے ہم ان کے ساتھ ہیں۔ان کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔اس میں لیکن آپ اس طریقے سے آپ اس کو بلڈوز وہ کر رہے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! صرف 10 دن کی بات ہے آپ رولنگ دیدیں اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو کہ 10 دن میں اس کا رپورٹ لایا جائے۔تمام کے input آجائے اس میں مسئلہ کیا ہیں؟ دس دن کی بات ہے دس دن کی۔

**وزیر محکمہ برائے زراعت:** جناب اسپیکر صاحب وہ چار بندے اگر شامل نہیں ہیں۔آپ رائے شماری کریں پھر اس پر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی نصیب اللہ مری صاحب۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** جناب اسپیکر! چونکہ یہ بل پیش ہو چکا ہے۔ہر صوبے کا کے پی کے کا پنجاب کا سندھ کا ہر صوبے کا اپنی یونیورسٹی کا وہ ہیں۔اس لئے سر ہمارے بلوچستان میں بھی اتنے عرصے کے بعد یہ لا رہے ہیں۔تو مہربانی کریں آپ اس پر ووٹنگ کریں۔اگر کمیٹی کی طرف ووٹنگ میں گیا تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ اس پر ووٹنگ کرا دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک نعیم بازئی صاحب۔

**ملک نعیم خان بازئی:** جناب اسپیکر! کمیٹی کے حوالے کریں وہ اچھا ہے سر۔ایک ہفتے کے بعد۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** سر! اس میں ووٹنگ کرانا ہے اس میں کوئی حرف آخر نہیں ہے۔اس طرح کی بات کیوں اس کو ہم change نہیں کر سکتے ہیں۔ جہاں خرابی ہیں ہم اس کو قائد ایوان نے کہہ دیا ہے اس پر ہمیں وہ نہیں ہے سر۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب والا! یہ آپ کو ملیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہیں۔لیکن دس دن میں اس کی رپورٹ آئے گی۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ مواصلات وتعمیرات):** جناب اسپیکر! اس کو اسی صورت میں پاس کرلیں۔اسپیکر صاحب! اگران کو کوئی amendment لانی ہے ہمیں قبول ہے لے آئیں کوئی اچھی چیزیں لے آئیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** حمل کلمتی صاحب۔

**میر حمل کلمتی:** شکریہ جناب اسپیکر! یہ بل تو ویسے delay ہے باقی صوبوں پر لاگوں ہو گیا ہے لیکن 18th amendment کے بعد اور چیف منسٹر صاحب یقین دہانی کررہے ہیں کہ اس میں جو بھی amendment تو ہوگی۔وہ کرنے کیلئے تیار ہے تو میرے خیال سے اس کیلئے ووٹنگ کرادیں آج۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی میڈم بشریٰ رند صاحبہ۔

**محترمہ بشریٰ رند:** جی جناب اسپیکر! زیرے صاحب آپ تھوڑا سا خاموش ہو جائے۔زیرے صاحب آپ کی ہم نے سنی اب آپ میری سنیں اسپیکر صاحب! میں syndicate کی ممبر ہوں بلوچستان یونیورسٹی کی۔وہ آپ کی بدعائیں انشاء اللہ۔ناں ہوناں ہو۔میں پرانی بات کررہی ہوں کہ میں ممبر تھی اور کچھ میں نے وہاں پر دیکھا میرا خیال ہے کہ وہ اگر یہ جو یہاں پر بیٹھے کچھ لوگ تعصب کررہے ہیں بہت غلط کررہے ہیں کہ وہاں پر ایک ایسا ایک منٹ۔آپ کے بھائی بھی گیلری میں بیٹھے ہیں آپ اُس کی حمایت کررہے ہیں میں نے جو syndicate میں جو چیزیں دیکھی ہیں۔سب سے زیادہ neglecte وہاں پر بلوچ قوم ہے آپ جائیں دیکھیں بلوچوں کو دیکھیں اُن کی تعداد یہ احمد نواز گواہ ہے سارے پٹھان لگے ہوئے ہیں۔آپ کے وہاں پر ٹیچرز، لیکچرار، پروفیسرز سارے اسٹوڈنٹس کو داخلہ ملا ہے جب آپ تعصب کی بات کریں گے غلط بات نہ کریں تعصب کی بات کریں گے تو پھر یہی کچھ ہورہا ہے نہیں ایسی بات نہیں ہے بالکل تعصب کی بات کریں گے تو میں

بالکل صحیح بات کر رہی ہوں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** محترمہ کے الفاظ اُنہوں نے کہا کہ یہ سارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ایمپلائز آفیسرز ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ بیٹھا ہوا ہے وہ جو ہے ناں کون ہے اُن سے آپ پوچھیں اسپیکر صاحب! یہ غلط بات اُنہوں نے محترمہ نے کی ہے۔ یہ بات نہیں ہے محترمہ آپ نے بہت غلط بات کی ہے اگر اس طرح بات ہوتی ہے تو پھر یہ بہت آگے تک چلے جائے گی جناب اسپیکر آپ اس پر رولنگ دیدیں کمیٹی کے حوالے کریں۔

**جناب اسپیکر:** زیرے صاحب اس پر جو ہے رائے شماری ہوگی

**حاجی مٹھا خان کاکڑ:** اسپیکر صاحب! بس آپ پاس کرادیں پھر ہمیں کیا ضرورت ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** یہ تو پھر بلڈوز والی بات ہے یہ تو آپ اسپیکر ہے آپ رولنگ دے سکتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میں اسپیکر ہوں مگر آئین کے اپنے کچھ تقاضے آتے ہیں اس طرح ڈائریکٹ میں کمیٹی کے پاس کیسے بھجوادوں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** آپ کے پاس رولنگ کے تحت آپ کے پاس اختیار ہے جناب اسپیکر یہ قواعد انضباط کار پڑھ لیں آپ کے پاس اختیار ہے آپ رولنگ دے سکتے ہیں۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** یہ جو سنڈیکیٹ ممبر یہ کہہ رہے ہیں زیرے صاحب اس کو پاس کر لیتے ہیں اُس میں حرف آخر اس طرح کا کوئی نہیں ہے کہ اُس کو ہم چیلنج نہیں کر سکتے جہاں پر خرابی ہے کمزوری ہے اُس کو ہم صحیح کریں گے اس میں یہ نہیں ہے سر۔ آپ اس پر ووٹنگ کرادیں Kindly زرا اس میں اس طرح نہیں ہے کہ ہم changing جہاں پر خرابی ہے سی ایم صاحب نے کہا ہے ہمارے اسد بلوچ صاحب نے ہم اس پر بیٹھ کر کر لیتے ہیں لیکن آپ اس کو پاس کرلیں ووٹنگ کرادیں پھر باقی دیکھا جائے گا سر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی زمرک خان۔ا

**وزیر محکمہ خوراک:** چیف منسٹر صاحب سے بھی سارے دوستوں سے یہی ایک درخواست کرتا ہوں request کرتا ہوں سب کو اعتماد میں لے کے بیٹھ جاتے ہیں پھر اُس میں 15-10 دن کے بعد کرتے ہیں اس میں تعصب کی بات نہیں ہے میڈم کہتی ہے تعصب تعصب، نہیں ہے ہر ایک اپنے قوم پر فخر کرتا ہے میں بھی پٹھاں ہوں پشتون ہوں تو فخر کرتا ہوں اپنے حقوق کیلئے لڑونگا کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہئے چاہئے جہاں پر ہو جدھر بھی ہو میں لڑونگا یہ بات نہیں ہے کہ یہ تعصب کی بات ہے جدھر بھی ہوگا لیکن یہ چیز جو ہیں۔ ہم یہاں پر سارے بھائی بیٹھے ہوئے بلوچ ہے ہزارہ ہے یہاں سیٹلر ہے پشتون ہے سارے بھائی ہے ہم بھائیوں کی طرح

اس چیزوں کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہمیشہ حل کرے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی کے حوالے آپ رولنگ دے دو اس طرح تو نہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سی ایم صاحب اگر کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** سر! ایک چیز پیش ہو چکا ہے آپ ووٹنگ کرا دیں اسپیکر صاحب۔ آپ دیکھیں ووٹنگ کرا دیں اس پر اگر وہ کمیٹی کے پاس جانا تھا بھی ظاہر ہو جائے گا اگر پاس ہونا تھا تو پاس ہو جائے گا۔

**میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان):** ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ کسی کا مطلب نہ بلوچ نہ پٹھان کا ہے 18th amendment میں سب نے اس کو سپورٹ کیا ہے اور ظاہر ہے cabinet میں بھی ہے جو بھی ہے جہاں پر مسئلہ ہو اُس کو کر لیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر آپ اگر بلڈوز کرنا چاہتے ہیں زبردستی تو کریں یہ پھر آپ خود چیز کو غلط طور پر کسی جگہ لے جانا چاہتے ہو ہم تو صحیح طور پر قانون کے ہم تو قانون کی بات کر رہے ہیں۔ اس ایکٹ کی بات کر رہے ہیں کہ اس میں پروفیسرز، سٹوڈنٹس، ایمپلائز آفیسرز کیلئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے سارے اختیارات فرد واحد کے پاس ہیں ہم یہ بات کر رہے ہیں ہم جو ہے نہ یہ بات کر رہے ہیں آپ جو ہے نہ آپ رولنگ دے دیں جناب اسپیکر آپ رولنگ دے دیں ایک ہفتے کے اندر ایک میٹنگ بُلائے گا سب stakeholder کو بُلا کر یہ جو معاملہ ختم کر کے دوبارہ لایا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سی ایم صاحب میرے خیال سے چیمبر میں 5 منٹ پارلیمانی لیڈرز سارے بیٹھ کر اس پر 10 منٹ کیلئے۔ دس منٹ کے لیے سب کو مطمئن۔۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** یہ کیا چیز ہے جو اتنا اس پر ہو رہا ہے آپ ووٹنگ کرا دیں۔ اگر نہیں تھا تو دوبارہ اس پر نہیں زیرے صاحب اس میں کوئی حرف آخر نہیں ہے کہ ہم اس کو نہیں کریں اس میں یہ نہیں ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ آپ واپس لے لیں۔ ہم اس کے حق میں ہیں لیکن اس کے علاوہ سو غلطیاں اس میں ہیں۔ سو غلطیاں ہیں one by one اس میں سو غلطیاں ہیں۔ آپ اتنے بولیں سردار صاحب بس کریں سردار صاحب خدا کو مانو۔ کیوں اس طرح کرتے ہو۔ اپنے اوپر خود کلہاڑی مارتے ہو اپنے پاؤں کے اوپر۔ نہیں اکثریت اس طرح نہیں ہوگا بند کرو اس طرح۔

**وزیر برائے محکمہ تعلیم:** یہ اکثریت کا فیصلہ ہے۔ اسپیکر صاحب! kindly آپ اس پر ووٹنگ کرا دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** اسپیکر صاحب! مَیں ایک بات لانا چاہتا ہوں، میری بات on record لا رہا ہوں کہ نصر اللہ زیرے صاحب نے مَیں روزے سے بات کر رہا ہوں اسی ایوان میں کہا ہے۔ ملک صاحب ایک بات کرنے دیں مجھے۔ اسی ایوان میں کہا ہے کہ جی ہم نے اسپیکر کو اعتماد میں لیا ہے، چار آدمی آپ لوگوں نے اُٹھ کے بات کرنا ہے، اور وہ جو ہے اس کو کمیٹی کے حوالے کریگا۔ یہ اس نے جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب نے۔ مَیں روزے کے ساتھ جھوٹ نہیں بول رہا ہوں مَیں حلفاً کہہ رہا ہوں۔ ابھی کہا ہے تھوڑی دیر پہلے۔ مَیں کہہ رہا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں! ایک قانون ہے قانون کے تحت آپ بھی پابند ہے اور ہم بھی پابند ہے۔ اب تحریک پیش ہو چکی ہے اس پر ووٹنگ کرالیں۔ آئین پاکستان میں 22 یا 23 دفعہ اگر amendment ہوسکتی ہے سی ایم صاحب نے commitment دے دی ہے کہ مَیں اچھی ترمیم پروفیسرز صاحبان اور طلباء یونین۔ باقی چیزیں تو ٹھیک ہے یہ کچھ چیزیں اس کی نوک پلک صاف کرنا چاہتے ہیں، اچھی بنانا چاہتے ہیں تو ہم تابعدار یہ اچھی سی amendment لے آئیں ہم commitment دے رہے ہیں کہ ہم اس کو لے آئینگے۔ باقی قانون پیش ہو چکا ہے تحریک پیش ہو چکی ہے اس میں بحث کی گنجائش ہی نہیں ہے آپ اس پر ووٹنگ کرالیں۔ آپ کے اس کرسی کو بھی متنازعہ کیا جا رہا ہے جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ دھمکی دے رہے ہو مجھے۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** نہیں مَیں دھمکی نہیں دے رہا ہوں۔ مَیں اُن کے الفاظ دوہرا رہا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی میر نصیب اللہ مری صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر صاحب اصل بات کچھ اور تھی اور چلی گئی کسی اور طرف۔ بات صرف اس حد تک تھی 2018ء میں جب یہ ہاؤس بنا ہے، میر نصیب اللہ صاحب مَیں دو منٹ آپ سے گزارش کروں۔ ہم نے یہ جو رولز 85 کا reference دے کر یہاں قوانین کو bulldoze کیا جاتا ہے۔ ہم نے آج تک اس کو تسلیم نہیں کیا۔ جب یہ اُٹھا ہے ہم نے اس کی مخالفت ہے اسلئے کہ یہ قوانین سازی کے بنیادی اغراض سے متصادم ہے۔ جب کمیٹی بنتی ہے ایک لاء آتا ہے اُس لاء کو پھر کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے، پھر جس نے یہاں جو reference دیتے ہیں کہ پروفیسرز ہیں فلاناں ہیں ان چیزوں کا بھی نہیں۔ مَیں اس ضابطہ کے بنیاد پر ہوں کہ ضابطہ یہ ہے کہ جب ایک bill آتا ہے، bill اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کو آپ بیٹنگ اسپیکر صاحب! آرڈر دے سکتے ہیں رولنگ دے سکتے ہیں کہ within five days, within eight days, within ten days اس کی scrutiny کرو اور پھر جو لوگ وہاں شکایت

کرنے جاتے ہیں وہ جائیں وہاں درخواست دیں پھر رپورٹ آئیگا۔اس کا ہم شروع سے اس کے مخالف ہے ،اس کے مخالف رہیں گے کیونکہ یہ آئین کے ساتھ ظلم ہے،قانون سازی کے ساتھ ظلم ہے۔اسمبلی کے اراکین کے ساتھ ظلم ہے،ان اسمبلی کے اراکین کی توہین ہے،اس قانون سازی کی توہین ہے۔یہ جو آپ کمیٹیاں بناتے ہیں کمیٹیوں کی توہین ہے،کمیٹیوں کے چیئرمین کی توہین ہے۔اسلئے مَیں یہ کہتا ہوں smooth اب یہ ناں بلوچ کا مسئلہ ہے ناں پٹھان کا مسئلہ ہے یہ صرف ایک ضابطے کی بات ہے کہ اس 85 سے پہلے یہ کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے اگر یہ آپ کے ضابطے میں نہیں ہے تو پھر الگ بات ہے۔اگر یہ اُدھر کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے تو آپ سپرد کردیجئے ۔ساتھی یہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد یہ آجائیگا۔یہ جو اصل بنیاد ہے بنیاد نہیں ملے گا۔نہ یہ کسی اور طرف کا سوچ ہے اور جو اس طرف سے لیتے ہیں یہ بالکل غلط ہے مَیں اُن سے یہی گزارش کرونگا جو صرف ایک لیگل پوائنٹ ہے constitutional point ہے۔اسمبلی کی عزت اور کمیٹی کی عزت کا مسئلہ ہے اس میں مَیں یہ کہتا ہوں کہ اس کو سپرد کیا جائے۔بہت شکریہ

**صوبائی وزیر مواصلات وتعمیرات:** دیکھیں آپ کا مجریہ 1974 کا قاعدہ نمبر 84اور (2)85 یہ آپ کے رولز آف بزنس میں موجود ہے اگر یہ موجود نہ ہوتے تو کوئی bulldoze کر رہا ہوتا کہ جی کمیٹی کو by pass جب آپ کے رولز کہتے ہیں کہ آپ اس کو exempt کر سکتے ہیں۔اور وہ پھر کس طریقے سے ہوتا ہے کہ آپ اس پر رائے لیتے ہیں۔ہاؤس کی رائے لیتے ہیں کہ اس کو exempt کیا جائے یا نہ کیا جائے ۔آپ رائے لے لیں اگر ہاؤس کی اکثریت کہتی ہے کہ exempt کیا جائے exempt کر دیں۔اگر اکثریت کہتی ہے کہ No۔یہاں پر کوئی پٹھان بلوچ کوئی،ہم کسی قومیت کو نہیں مانتے ہیں ہم ایک چیز کو مانتے ہیں ہم پاکستانی ہے اور دوسرے نمبر پر ہم بلوچستانی ہے۔کوئی یہاں پر نہ پٹھان ہے نہ بلوچ ہے نہ سندھی ہے کھیتران ہے،نہ سرائیکی ہے نہ فلاں ہے نہ مری ہے نہ بگٹی ہے۔میری عرض ہے ہم بھائی ہیں 65 کا ایوان ہے ۔ایک جگہ ایک ہی کرسیوں پر ہم بیٹھے ہیں،ہمیں بھائی چارے کا ایک پیغام پورے بلوچستان کے لئے دینا چاہیے بلوچ جتنا بھی طاقتور ہوجائے پٹھان کو اس صوبے سے نہیں نکال سکتا ہے اور پٹھان جتنا بھی طاقتور ہوجائے تو کسی بلوچ کو یہاں سے نہیں نکال سکتا ہے۔ہمارے رشتے ہیں،ہمارے آپسمیں شادی بیاہ ہے غم خوشی ہے۔ان چیزوں کو اب ہم آج 2022ء ہے جناب اسپیکر!ان چیزوں کو ہم نے پیچھے پھینکنا ہے۔ان چیزوں سے ہم نے نکلنا ہے اور ہم نے ترقی کی راہ پر چلنا ہے۔آٹھارویں ترمیم کے تحت ہمیں ایک اختیار ملا ہے،ہم اُسکو آج ٹیبل کیا ہے اُس پر قانون کے مطابق آپ کے پاس۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میرے خیال سے اس پر رائے شماری کر لیتے ہیں۔ جی

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر۔ مجالس قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جانا 84۔ اسپیکر اسمبلی میں پیش کردہ کسی مسودہ قانون بشمول ایسے ہنگامی قانون کو جو اسمبلی میں رکھا گیا ہو متعلقہ مجلس قائمہ کو ان ہدایات کیساتھ سپرد کرے گا کہ وہ اس سلسلے میں اپنی رپورٹ اس تاریخ تک پیش کریں جس کا تعین اسپیکر کریگا۔ یہ واضح طور پر آپ کے پاس اختیار ہے کہ آپ جناب چیئرمین قائمہ کمیٹی کو آپ رولنگ دے دیں کہ دس دن کے اندر اس کی رپورٹ پیش کریں۔ یہ رولنگ آپ دے دیں دس دن کے اندر یہ میٹنگ کرے گا سب کو بلائیگا اور سب کے input لیکر اچھا بہتر قانون یہاں پیش ہوگا۔ دس دن کے بعد اس میں کیا قباحت ہے اس میں قانون کی بات ہے، اس میں تمام اسٹیک ہولڈر جو ہیں ناں اُس کے views آ جائیں گے یونیورسٹی بہتر طور پر چلے گی اور اس میں جو سوخامیاں ہیں وہ انشاءاللہ دور ہو جائینگی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء( مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

(اس موقع پر بل کی مخالفت میں جناب نصراللہ خان زیرے، انجینئر زمرک خان اچکزئی، نعیم بازئی، عبدالواحد صدیقی، سید عزیز اللہ آغا احتجاجاً علامتی واک آوٹ کر کے چلے گئے)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں سیکرٹری صاحب! آپ گنتی کریں کہ کتنے ممبرز اس کے حق میں ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء( مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء( مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**صوبائی وزیر تعلیم:** مَیں وزیر برائے محکمہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء( مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ آوزیں ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

صوبائی وزیر تعلیم: مَیں وزیر برائے محکمہ تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں ہاں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان یونیوسٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 2 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش اور منظور کیا جانا۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور): میں پارلیمانی سیکریٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور: میں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی پارلیمانی سیکریٹری برائے

محکمہ قانون و پارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84اور 85 (2) کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84اور 85 دو کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی،

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور 85 دو کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور: میں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور: میں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان

ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جائے۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں آپ لوگ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی بلوچستان ہوم بیسڈ ورکرز کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 10 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14 اپریل 2022 بوقت ایک بجے دوپہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 03 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)